انسانی زندگی کے مراحل

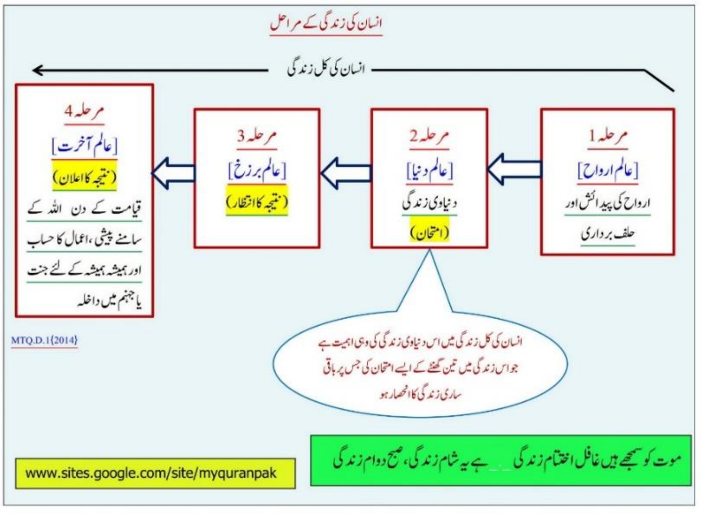

اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ان گنت مخلوقات ہیں جن کی تعداد صرف وہی جانتا ہے، ان مخلوقات ہی میں سے ایک انسان بھی ہے۔ بلاشبہ یہ اللہ کی بہت خاص مخلوق جسے فرشتوں نے سجدہ کیا۔ اسے لامحدود زندگی عطا کی گئی ہے اور اس کی مستقل رہائش کے لئے باغات جنت بنائے گئے ہیں جہاں انسان کو وہ نعمتیں حاصل ہوں گی جن کا تصور ہی ممکن نہیں۔ تاہم یہ اللہ کی حکمت

ہے کہ ہر انسان کو اپنی مستقل رہائش گاہ میں داخلہ سے پہلے ایک مختصر امتحان سے گزرنا ہو گا۔ جو لوگ اس امتحان میں کامیاب ہوں گے انہیں اللہ کے فضل سے جنت کے ان باغات میں مستقل رہائش عطا کر دی جائے گی اور یہ بھی کہ ہر انسان کو امتحان میں اس کے حاصل کردہ نمبروں کے مطابق ہی جنت میں مختلف درجات اور نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ دوسری طرف جو لوگ اس امتحان میں ناکام ہوں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ زمینی زندگی ہر انسان کے لئے ایک کمرہ امتحان کی حیثیت رکھتی ہے، جہاں ہر انسان کو ایک مخصوص مدت [عمر] کے لئے مہلت عطا کی جاتی ہے۔ پھر جب ایک انسان کے لئے کمرہ امتحان میں دی گئی مہلت کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اس پر موت طاری کر دی جاتی ہے اور اسے یہاں سے نکال کر ایک عارضی انتظار گاہ [قبر/برزخ] میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اس انتظار گاہ میں اسے قیامت تک رہنا ہو گا، جو کہ امتحان کے نتیجہ کا دن ہے۔ قیامت کے دن تمام بنی نوع انسان کو دوبارہ زندگی

عطا کر دی جائے گی اور اس امتحان کی کارکردگی کی بنیاد پر ان کی مستقل رہا
ئش گاہ کا فیصلہ ہو گا۔ امتحان میں اچھی کارکردگی دکھانے والوں کو اللہ کے
فضل سے ہمیشہ کے لئے نعمتوں سے بھری جنت میں داخلہ عطا کر دیا
جائے گا جبکہ امتحان میں ناکام رہنے والوں کو ہمیشہ کے لئے جہنم میں
جھونک دیا جائے گا۔ اس زندگی کا ایک ایک لمحہ انتہائی قیمتی ہے۔ جو لمحہ لہو
ولعب میں گزارا وہ ضائع ہو گیا۔ موت اور حیات کی تخلیق کا مقصد درج
ذیل آیت میں بھی بیان کیا گیا ہے:

سُوۡرَۃُ الۡمُلۡك [67:1]

تَبٰرَكَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡكُ ۫ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۙ﴿۱﴾ بہت بابرکت ہے وہ
ذات جس کے قبضہ میں سارے جہاں کی سلطنت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر
ہے الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَكُمۡ اَیُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ
الۡغَفُوۡرُ ۙ﴿۲﴾ اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم
میں سے کون بہتر عمل کرتا ہے اور وہ بہت زبردست لیکن بہت بخشنے والا
ہے

قرآن کی مندرجہ ذیل آیات پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی پوری زندگی کو چار مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

سورۃ البقرہ آیت 2:28

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۲۸ بھلا تم اللہ کا کس طرح انکار کرسکتے ہو حالانکہ تم مردہ و بے جان تھے، سو اس نے تمہیں زندگی بخشی، پھر تم پر موت وارد کرے گا اور پھر دوبارہ تمہیں زندہ کرے گا، پھر تم اسی کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن آیت 40:10

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ۝۱۰ اور جن لوگوں نے کفر کیا، قیامت کے روز انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ آج جتنا غصہ تمہیں اپنے آپ پر آرہا ہے اس سے کہیں زیادہ اللہ تم سے ناراض ہے کیونکہ جب تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم قبول کرنے سے انکار کرتے تھے قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ۝۱۱ یہ لوگ کہیں

گے کہ اے ہمارے رب! تونے دو دفعہ ہمیں موت دی اور دو دفعہ ہمیں زندہ کیا، سو اب ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں، کیا اب اس جہنم سے نکلنے کا کوئی طریقہ ہے۔

مندجہ بالا دونوں آیات میں دو دفعہ موت اور دو دفعہ زندگی کا ذکر ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:۔

پہلی موت	ارواح کی پیدائش، اور ان سے حلف لینے کے بعد ان پر طاری کی گئی موت
پہلی زندگی	اس زمینی زندگی کے لئے انسان کی پیدائش کا حوالہ
دوسری موت	اس دنیاوی زندگی کی موت ہے
دوسری زندگی	قیامت میں دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد جنت یا جہنم میں عاقبت کی دائمی زندگی جس کے بعد کوئی موت نہیں ہے

ان چاروں مراحل کی تفصیل یہ ہے:

پہلا مرحلہ:

تمام انسانوں کی ارواح کو پیدا کیا گیا اور ان سے حلف لیا گیا کہ "اللہ ہی ہمارا رب ہے"، جس کے بعد ان پر موت طاری کر دی گئی۔ یہ سب کچھ کب اور کہاں ہوا، صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ قرآن کی جو آیات اس پر روشنی ڈالتی ہیں وہ یہ ہیں:

سورۃ الاعراف 7:172

وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ اے پیغمبر (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) !ان کے سامنے اس وقت کا ذکر بھی کیجئے جب آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی تمام اولاد کو نکالا تھا اور انہیں خود ان کے اوپر گواہ بنا کر پوچھا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ ان سب نے جواب دیا کہ بے شک تو ہی ہمارا رب ہے، ہم سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ یہ اقرار اس وجہ سے لیا تا کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہم تو اس بات سے بالکل بے خبر تھے ﴿۱۷۲﴾

اس مرحلہ میں ایک معین وقت گزارنے کے بعد انسان امتحانی مرحلہ یعنی دنیاوی زندگی کے دور میں داخل ہو جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ:

اس مرحلہ میں ہر انسان کو ایک مخصوص اور پہلے سے طے شدہ مدت کے لئے امتحان و آزمائش کی غرض سے اس زمین پر بھیجا جاتا ہے، جہاں اسے کچھ مال و اولاد اور اپنے بارے میں فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جاتا ہے۔ نسل انسانی کی رہنمائی کے لئے مختلف اوقات میں اللہ نے اپنے رسول اور کتابیں بھیجیں۔ بالآخر اپنا آخری رسول حضرت محمد (ﷺ) اور آخری کتاب قرآن بھیج کر حجت پوری کر دی۔ اس مرحلہ میں قیام کا عرصہ کم و بیش 60 سال ہے لیکن کوئی شخص حتمی طور سے یہ نہیں جان سکتا کہ وہ کتنا عرصہ یہاں گزارے گا۔ قرآن کی جو آیات اس پر روشنی ڈالتی ہیں وہ یہ ہیں:

سورۃ الکہف [18:7]

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝ بے شک

جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اسے زمین کے لیے آرائش بنایا ہے تا کہ
لوگوں کی آزمائش کریں کہ ان میں کون اچھے عمل کرنے والا ہے وَاِنَّا
لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۝۸ اور آخر کار ایک دن ہم ان تمام چیزوں
کو نابود کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دینے والے ہیں

سورۃ الجاثیہ [45:22]

وَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ۝۲۲ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حکمت و مصلحت کے ساتھ کسی
مقصد کے تحت پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ ہر جان کو اس کے اعمال کا بدلہ
دیا جائے اور ان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا

سورۃ الانفال [8:28]

وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور خوب
جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد حقیقت میں تمہاری آزمائش کا
ذریعہ ہیں اور یقیناً اللہ کے پاس اجر دینے کے لیے بہت کچھ ہے

سورۃ العنکبوت [29:64]

وَ مَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ

كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ﴿۶۴﴾ یہ دنیا کی زندگی ایک کھیل تماشے کے سوا کچھ نہیں، اور اصل دائمی اور حقیقی زندگی تو آخرت کی زندگی ہی ہے، کیا اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اس بات کو سمجھ لیتے وہ تمام اعمال جو محض اس فانی زندگی کے لئے کئے جائیں ان کی مثال کھیل تماشے کی سی ہے کہ جب تک اس میں مشغول ہیں لطف اندوز ہو رہے ہیں جیسے ہی کھیل ختم ہوا سب کچھ جاتا رہا، اسی طرح دنیا کے لئے کئے گئے اعمال کا فائدہ بھی صرف اس چند روزہ زندگی ہی میں حاصل رہے گا، البتہ وہی وقت اگر کسی ایسے عمل میں لگایا جائے جو آخرت کی زندگی میں فائدہ دے تو اس وقت کو دوام حاصل ہو جاتا کیونکہ ان اعمال کے صلہ میں آخرت کی زندگی میں حاصل ہونے والی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ باقی رہیں گی

اس وقت موجودہ نسل انسانی اس دوسرے دور سے گزر رہی ہے۔ کچھ لوگ دنیا میں اپنا پورا وقت گزار کر عالم برزخ میں جا چکے ہیں جبکہ بقایا لوگ ابھی عالم ارواح میں اپنی باری آنے کے منتظر ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس امتحانی مرحلہ میں انسان کو نیکی و بدی اور اطاعت و نافرمانی کرنے کا جو اختیار حاصل ہوتا ہے نہ وہ اس سے پہلے کے مرحلے میں حاصل تھا اور نہ اس کے بعد کبھی حاصل ہو گا۔ اس مرحلہ کے اختتام پر

انسان پر دوبارہ موت طاری کر دی جاتی ہے اور وہ اپنی زندگی کے تیسرے مرحلہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ:

جب انسان اس دنیا میں اپنے امتحان کا وقت پورا کر لیتا ہے تو اس پر دوبارہ موت طاری کر دی جاتی ہے۔ اس کا جسم قبر میں زمین کے حوالے کر دیا جاتا ہے جبکہ اس کی روح قیامت تک کے لئے ایک نامعلوم مقام پر منتقل ہو جاتی ہے جسے عالم برزخ بھی کہتے ہیں۔ اس مرحلہ میں عام طور سے انسان / روح اپنے گرد و پیش سے بے خبر ہوتے ہیں لیکن کچھ استثناء بھی ہیں۔ بہت نیک اور بہت گناہگار لوگوں کی روحوں کو اس سے استثناء حاصل ہوتا ہے

سورۃ البقرہ آیت 2:154

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ يُّقۡتَلُ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ اَمۡوَاتٌ ‌ؕ بَلۡ اَحۡيَآءٌ وَّلٰـكِنۡ لَّا تَشۡعُرُوۡنَ ﴿۱۵۴﴾ اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مُردہ مت کہا کرو، بلکہ وہ لوگ زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا ادراک نہیں کر سکتے۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن آیت 40:45

فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ چنانچہ اللہ نے
اپنے اس مومن بندے کو ان لوگوں کی شرارت آمیز چالوں سے محفوظ
رکھا اور فرعون اور اس کے ساتھیوں کو بدترین عذاب نے آگھیرا اَلنَّارُ
يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۣ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ جہنم کی آگ ہے جس کے سامنے یہ لوگ صبح و شام پیش کیے
جاتے ہیں، اور جس دن قیامت قائم ہو گی تو حکم دیا جائے گا کہ آل
فرعون کو شدید تر عذاب میں داخل کر دو

چوتھا مرحلہ۔

قیامت کے دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، ان کے اعمال کا حساب ہو گا اور نیک لوگ اپنے اچھے اعمال اور اللہ کے فضل سے جنت کے حق دار قرار پائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل کر دئے جائیں گے، جبکہ باقی لوگ اپنے برے اعمال کی وجہ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل کر دئے جائیں گے۔

سورۃ الحج [22:56]

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ اس دن سارا اختیار اللہ ہی کو حاصل ہو
گا، وہی لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ توجولوگ ایمان لائے اور نیک عمل بھی کرتے رہے وہ
نعمتوں والے باغات میں ہوں گے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور جنہوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا اور ہماری آیتوں کی
تکذیب کرتے رہے تو ان کے لئے سخت رسوا کن عذاب ہو گا

سورۃ آل عمران [3:185]

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ آخر ہر جاندار کو
موت کا مزہ چکھنا ہے، اور تمہارے اعمال کے پورے کے پورے اجر تو
قیامت کے دن ہی دیئے جائیں گے فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ
فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾ پس جو کوئی آتش جہنم سے
بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا بلاشبہ وہی کامیاب ہو گا، اور رہی یہ
دنیا کی زندگی تو یہ دھوکہ اور فریب نظر کے سوا کچھ بھی نہیں

سورۃ طٰہٰ [20:75]

وَ مَنۡ یَّاۡتِہٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓئِکَ لَہُمُ الدَّرَجٰتُ الۡعُلٰی ﴿۷۵﴾ اور جو شخص اس کے حضور میں مومن کی حیثیت سے حاضر ہو گا اور اس نے نیک اعمال بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے بلند درجات ہوں گے جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ وہ دائمی باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے

سورۃ الاحقاف [46:19]

وَ لِکُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوۡا ۚ وَ لِیُوَفِّیَہُمۡ اَعۡمَالَہُمۡ وَ ہُمۡ لَا یُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ اور ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق درجات ملیں گے، تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے گا

مسلسل زندگی

قابل غور بات یہ ہے کہ یہ تمام مراحل ایک مسلسل زندگی کے مختلف ادوار ہیں۔ پہلے مرحلہ کا حلف دوسرے مرحلہ کے لئے حجت ہے اور دوسرے مرحلہ میں کئے گئے اعمال کے نتائج تیسرے اور چوتھے مرحلہ کے لئے حجت ہیں

[واللہ اعلم بالصواب]